International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 441- 452

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اولین عہد: قرآن و عہد نامہ قدیم کے تناظر میں تقابلی مطالعہ

The Early Era of Prophet Mūsā (AS): A Comparative Study in the Light of the Qur'an and the Old Testament

Muhammad Khubaib
MPhil, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University;
Junior Patrol Officer (JPO), Punjab Highway Police
Dr. Haseeba Mumtaz
Lecturer Department of Islamic and Arabic Studies, University of Swabi
emaan02020@gmail.com
Hafiz Jamil khalil
M Phil Scholar, Institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore

Abstract

This study presents a detailed account of the early life of Prophet Musa (Moses) (AS), drawing upon both the Quran and the Old Testament. It explores the key events and circumstances surrounding his birth, upbringing, and early mission, comparing and contrasting the narratives found in these two significant religious texts. The research aims to highlight the similarities and differences in the portrayal of Prophet Musa's early life, providing a comprehensive understanding of his role and significance in both Islamic and Judeo-Christian traditions. By analyzing these texts, the study delves into the historical, spiritual, and cultural contexts that shaped the early life of Prophet Musa (AS), offering insights into how his experiences laid the foundation for his later prophetic mission. This comparative approach not only enhances our understanding of his biography but also fosters a deeper appreciation of the shared heritage between the Abrahamic faiths.

Keywords: Prophet Musa, Moses, early life, Quran, Old Testament, comparative study, Islamic tradition, Judeo-Christian tradition.

تعارف موضوع

اللہ رب العزت اپنے انبیاء علیہم السلام کو اعلیٰ نسب والوں میں اور سب سے زیادہ شریف خاندان میں مبعوث فرمایا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ رب العزت نے اعلیٰ خاندان میں پیدا فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل قبائل میں تقسیم ہو گئی تھی۔ بنی اسرائیل میں جتنے بھی قبائل آباد تھے ان میں سے جو سب سے زیادہ شریف اور

CC BY

اعلیٰ مقام رکھنے والا قبیلہ لاوی تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قبیلہ لاوی میں پیدا فرمایا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ان انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں جن کو یہودی اور عیسائی بھی حضرت ابراہیم السلام کے بعد اپنا مقتداء مانتے ہیں۔ یہودی دوسرے نبیوں کے بارے میں کوئی نہ کوئی کمی نکال کر تردید کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودی مذہب میں اصل روح اور بنیاد کی حثیت رکھتے ہیں، جن کے بغیر یہودی مذہب کو اختیار کرنا ناممکن ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع پر نبی بنا کر بھیجا تھا جب بنی اسرائیل من حیث القوم غلامی کی زندگی گزار رہی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو غلامی کی زندگی سے نکال کر ارض مقدس کی طرف ہجرت کروائی تھی تاکہ بنی اسرائیل آزادانہ زندگی گزار سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سیاسی، مذہبی اور ثقافتی زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھایا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت و کتاب (توریت) سے نوزا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام:

لغوی واصطلاحی:

اہل لغت کے مطابق "موسیٰ" معرب عربی لفظ ہے۔ مو (پانی) اور سا (درخت) سے مرکب ہے۔ ماء (پانی) سا (درخت) سے مرکب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام موسیٰ رکھنے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدائش کے بعد ان کا صندوق پانی اور درخت کے پاس پایا جاتا تھا اس لحاظ سے انکا نام موسیٰ تھا۔[1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام کے بارے میں The Jewish Encyclopedia میں لکھا ہے لفظ "موسیٰ" دراصل عبرانی لفظ ہے "موشی" سے تبدیل شدہ ہے جسکا معنیٰ نجات دہندہ کے ہیں اور یہ نام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے اعلیٰ کارناموں کیوجہ سے حاصل ہوا تھا۔[2]

تالمود کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کئی نام کو بیان کیا گیا ہے۔

* فرعون کی بیٹی (باتھیا) نے حضرت موسیٰ کا نام "موسیٰ" رکھا تھا۔ اس وجہ سے کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صندوق کو پانی سے نکالا گیا تھا۔
* حضرت موسیٰ کے والد نے آپ کا نام "ہیبر" رکھا تھا جس کا معنیٰ ہے بچھڑنے والا، اس وجہ سے کہ آپ بچپن میں والدین سے بچھڑ گئے تھے۔
* حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے آپ کا نام "یگوتیل" والدہ نے اللہ سے یہ کہ کر امید رکھی تھی۔
* حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے آپکا نام "یارد" کیونکہ وہ اس کو دریا پر دیکھنے گئ تھی۔

* حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون نے آپکا نام "ابی گیدورے" رکھا۔ اس وجہ سے کے خدا نے یعقوب کے بیت میں رخنہ کو صحیح کیا تھا۔ اس وقت سے مصریوں نے بچوں کو پانی میں ڈالنا بند کر دیا تھا۔
* حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دادا نے آپکا نام "ابی سوخو" رکھا، اس وجہ سے کہ آپؑ کو تین ماہ تک چھپا کر رکھا گیا تھا۔[3]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شجرہ نسب:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کے والد کا نام عمران اور انکی والدہ کا نام یوکابد تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام آپ کے بڑے بھائی تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شجرہ نسب چند واسطوں سے حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔[4]

مؤرخین کے قول کے مطابق آپؑ کے شجرہ نسب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق آپؑ کا شجرہ نسب چھ (6) واسطوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اس قول کے مطابق شجرہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے۔ "موسیٰ بن عمران بن قاہث بن عازر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام"[5]

بعض مؤرخین کے قول کے مطابق "عمران بن قاہث کے بجائے "عمران بن یصھر بن قاہث کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان پانچ (5) واسطے پائے جاتے ہیں۔[6]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شجرہ نسب بائبل میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

موسیٰ بن عمرام بن قہات بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔[7]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قرآن مجید میں تذکرہ:

اللہ رب العزت نے کئی مقام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرمایا ہے کہیں اجمالاً یا تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی چھبیس (26) سورتوں تقریباً 126 مرتبہ آپؑ کا تذکرہ موجود ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر ان کے ساتھ آنے والے خاص واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔[8]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام بالائی مصر (جنوبی مصر) میں دار لحکومت طیبہ (تھیبس) میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ایک متعصب قبطی النسل خاندان بر سر اقتدار تھا جس نے بنی اسرائیل پر ظلم کے پہاڑ توڑ رکھے تھے۔ رعمسیس جو بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا۔[9]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں ایک خاص واقعہ اور پس منظر ہے جس کے بارے میں قرآن مجید اس طرف اشارہ کرتا ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجٰعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام کیا کہ تم اس کو دودھ پلاؤ، اور جب تم کو اس پر خطرہ ہو تو اس کو دریا میں ڈال دینا اور کسی قسم کا خوف اور غم نہ کرنا، بیشک ہم اس کو تمہارے پاس واپس لائیں گے اور (ہم) اس کو رسول بنانے والے ہیں۔[10]

اس آیت مبارکہ میں" وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى " میں وحی سے کونسی وحی مراد ہے اس بارے میں مفسرین کا اتفاق ہے۔ "وحی" سے یہاں مراد دل میں بات ڈالنا ہے، اس وحی سے مراد وہ وحی نہیں ہے جو انبیاء پر فرشتے کے ذریعے سے آئی ہو۔ اگر مان بھی لیں "ام موسیٰ" پر وحی فرشتے کی ذریعہ آئی تھی تب بھی ان کا نبی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس وحی کا اطلاق الہام پر ہوتا ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے لفظ "وحی" کو بیان فرمایا ہے۔

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَۙ۔ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًاؕ-يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ-اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور چھتوں میں گھر بناؤ۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے۔[11]

اس آیت مبارکہ کے شروع میں بھی اللہ رب العزت نے شہد کی مکھی کے دل میں بات کو ڈالا (الہام) اس کے لئے بھی لفظ "وحی" کو استعمال کیا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی دل میں بھی اللہ رب العزت نے بات کو ڈال دیا (الہام) جس کی وجہ سے انہوں اس بات پر عمل کیا۔

بچوں کا قتل اور بنی اسرائیل:

فرعون نے جب اسرائیلی لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا اس کے بعد بہت زیادہ اسرائیلی لڑکوں کو قتل کیا گیا۔ قبطیوں نے اس صورت حال کو دیکھا تو فرعون کے پاس گئے اور کہنے لگے اگر یہ سلسلہ ایسے ہی چلتا رہا تو ہمارے سارے کام جو ان سے ہم لیتے ہیں وہ سب ہمیں کرنے پڑیں گے۔ اس کے بعد فرعون نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک سال اسرائیلی لڑکوں کو قتل کیا جائے گا، اور ایک سال زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ جس سال فرعون نے لڑکوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا اس سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ اور جس سال قتل کرنے کا حکم تھا اللہ رب العزت نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ آپؑ کی والدہ اور خاندان والے اس بارے میں سخت پریشان تھے کہ اب اس بچے کو قتل کرنے والوں کی نگاہوں سے کیسے بچایا جائے۔ آپؑ کی والدہ نے اس بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی، جس کی وجہ سے انکے حمل کی علامات زیادہ ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیداء ہوئے تو انکی والدہ کی پریشانی اور زیادہ بڑھ گئی۔ اللہ رب العزت نے آپؑ کے والدہ کے دل میں ایک بات ڈال دی کہ ان کے لئے ایک صندوق بنالیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گھر کے قریب ہی دریاء نیل کا کنارہ تھا۔ آپؑ کی والدہ نے ایک رسی کے کنارے سے صندوق کو باندھ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاتیں جب ان کو کوئی خطرہ محسوس ہوتا تو اس صندوق میں آپ کو ڈال کر پانی میں چھوڑ دیا کرتی تھیں۔[12]

اس بارے میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کیسے فرمائی اس کو بیان فرمایا ہے:

اِذۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّکَ مَا یُوۡحٰۤی ۔ اَنِ اقۡذِفِیۡہِ فِی التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِیۡہِ فِی الۡیَمِّ فَلۡیُلۡقِہِ الۡیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاۡخُذۡہُ عَدُوٌّ لِّیۡ وَ عَدُوٌّ لَّہٗ ؕ وَ اَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ ۬ۚ وَ لِتُصۡنَعَ عَلٰی عَیۡنِیۡ ۔

جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمہیں بتایا جاتا ہے۔ وہ یہ تھا کہ اسے یعنی موسیٰ کو صندوق میں رکھو پھر اس صندوق کو دریا میں ڈالدو تو دریا اسکو کنارے پر ڈال دے گا اور میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا۔ اور موسیٰ میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی اور اس لئے کہ تم میرے سامنے پرورش پاؤ۔[13]

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ ان آیات مبارکہ میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بچپن میں جو حالات تھے ان کو بیان فرمایا جیسا کہ آپؑ کی والدہ کو وحی کے ذریعے سے بتایا کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں ڈال کو دریا میں بہادیں۔ جب وہ صندوق فرعون کے محل کے پاس پہنچا تو اس کو درباریوں نے نکال لیا تو فرعون کی بیوی آسیہ نے اس بچے کو دیکھا اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محبت انکی دل میں ڈال دی۔ دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو انکی والدہ نے اس صندوق کی نگرانی کرنے کا حکم دیا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ قَالَتۡ لِاُخۡتِہٖ قُصِّیۡہِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِہٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۔

اور والدہ موسیٰ نے اسکی بہن سے کہا کہ اسکے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہ تھی۔

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن (مریم) کا بیان ہے جن کو انکی والدہ نے انکے بھائی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈالنے کے بعد خیال رکھنے کا حکم دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اس صندوق کی نگرانی کرتے ہوئے جارہی تھی اس کے بعد کیا ہوا اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ۔ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ٭ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔

سو فرعون کے لوگوں نے اسکو اٹھا لیا اس لئے کہ نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ ان کا دشمن اور انکے لئے موجب غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور انکے لشکر غلطی پر تھے۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسکو قتل نہ کرنا۔ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ انجام سے بیخبر تھے۔[14]

فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام کا نسب نامہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ آسیہ بنت مزاحم بنت عبید بنت ریان بن ولید۔ اس سلسلہ شجرہ نسب میں ریان بن ولید وہی شخص ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا حکمران تھا۔[15]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صندوق کو کھولا گیا تو ایک نہایت خوبصورت بچے کو پایا جس کی محبت اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا) کی دل میں ڈال دی۔ فرعون کی بیوی نے کہا یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا اس کا جواب فرعون نے کچھ نہ دیا اگر وہ ہاں کہہ دیتا تو وہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا اس بارے میں جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

قال النبی ﷺ :" لو قال فرعون نعم لآمن بموسیٰ علیه السلام ولکان قرة عین له ۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر فرعون ہاں کہتا تو وہ ضرور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتا اور یہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتا۔"[16]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محل میں لے جایا گیا تو اب اس کے دودھ کا انتظام کا کام باقی تھا جو کہ اللہ رب العزت نے ان کی والدہ ہی سے عطاء کرنا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے کے لئے دائیاں بلائی گئی جس پر ان کا دودھ نہ پینا اور والدہ کی طرف رہنمائی کے لئے بہن کا دربار میں حاضر ہو کر بتانا اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۔ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔

اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر دائیوں کے دودھ حرام کر دیئے تھے۔ تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس بچے کو پالیں اور اسکی خیر خواہی سے پرورش کریں۔ سو ہم نے اس طریق سے انکو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تا کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کرلیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔[17]

ان آیات مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو انکی پیدائش کے وقت پیش آیا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن (مریم) نے صندوق کا پیچھا کیا اپنی والدہ کے حکم پر وہ دیکھتی ہیں کہ وہ صندوق فرعون کے محل کے سامنے ٹھہر گیا۔ فرعون کے ملازموں نے اس صندوق کو نکالا اور محل میں لے گئے، اللہ رب العزت نے اپنے نبی جناب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے چہرے میں اتنی محبت رکھی تھی جس کو دیکھ کر فرعون کی بیوی (حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا) نے اس کی پرورش کرنی کی خواہش کر دی، فرعون اور اس کے درباریوں سے بچے کو قتل کرنے سے بچا لیا۔ فرعون کی بیوی نے محل میں موجود دائیوں سے کہا کہ اس کو اپنا دودھ پلاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی ایک دائی کا بھی دودھ نہ پیا۔ فرعون کے دربار سے دائیاں ایسی دائی کی تلاش میں نکلی جو اس بچے کو دودھ پلا سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے ان کو بتایا ایک ایسی دائی ہے جس کا یہ بچہ ضرور دودھ پی لے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو لایا گیا جن کا دودھ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوش فرمایا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حفاظت بھی فرمائی اور انکی والدہ کی گود میں پرورش کا انتظام بھی کروایا۔[18]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا انتظام اللہ رب العزت نے بادشاہ کے محل میں کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب جوانی میں قدم رکھا تو نہایت خوبصورت، مضبوط اور طاقتور نوجوان نکلے۔ آپؑ کے کا چہرہ بارعب اور خاص گفتار سے شان عظمت ظاہر ہوتی تھی۔ اس بارے میں اللہ رب العزت نے بیان فرمایا:

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۔

اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور جوان ہو گئے تو ہم نے انکو حکمت اور علم عنایت کیا۔ اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔[19]

اللہ تعالیٰ نے ان کو مضبوط اور طاقتور ہونے ساتھ ساتھ حکمت و دانائی اور علم کی نعمت سے نوازا تھا۔ اس آیت مبارکہ اللہ رب العزت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں۔

لفظ "اَشُدَّہٗ " کے لفظی معنٰی ہوتا ہے قوت وشدت کے انتہاء کو پہنچنا ہے یعنی انسان بچپن کے ضعف سے بتدریج قوت و شدت کی طرف بڑھتا ہے ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کے وجود میں جتنی قوت وشدت ہو وہ آجاتی ہے تو اس کو "اَشُدَّہٗ " کہا جاتا ہے۔ اور یہ زمین کے خطوں اور قوموں کے مزاج کے مطابق ہوتا ہے کسی کو جلدی یا دیر سے حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت انسان کی کیا عمر ہوگی اس بارے میں تفسیر جلالین میں اقوال کو نقل فرمایا ہے۔ حضرت اب عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہدؒ سے منقول ہے اسوقت انسان کی عمر 33 سال ہوتی ہے اس عمر کو سن کمال یا سن وقوف کہا جاتا ہے۔ 33 سال سے 40 سال کی عمر تک یہ وقوف ہوتا ہے اور 40 سال کی عمر کو استویٰ کا زمانہ کہا جاتا ہے۔[20]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا تھا وہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ ان کی پرورش مصر کے معزز خاندان میں ہوئی ہے جو اس وقت صاحب اقتدار ہیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل پر غلامی کی زندگی اور ظلم وستم کو دیکھتا تو ان کا خون جوش مارتا تھا۔ ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں آئے تو دیکھتے ہیں ایک قبطی جو ہے وہ اسرائیلی پر ظلم کر رہا ہے۔ جب اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو مدد کے لئے پکارا جس کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ٭ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ ٭ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۔

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بیخبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے تھے ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا انکے دشمنوں میں سے تو جو شخص انکی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا مدد طلب کی تو موسیٰ نے اسکو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا کہنے لگے کہ یہ تو شیطانی کام ہوا بیشک وہ انسان کا دشمن ہے کھلا بہکانے والا ہے۔[21]

اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام لڑکپن کا ذکر کرنے کے بعد اب جوانی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر سے ہجرت کرنی پڑی، ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ شہر میں داخل ہوئے تو اس وقت لوگ غفلت میں تھے یعنی وہ وقت مغرب کے بعد یا ظہر کا وقت تھا، لوگ کھانے پینے یا سونے میں مشغول تھے جس کی وجہ سے راستے میں اتنا زیادہ رش نہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا دو شخص آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ ایک شخص وہ قبطی تھا دوسرا شخص اسرائیلی تھا۔ جب اسرائیلی شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو قبطی کی شکایت کی اور اس کا زور ظلم بیان کیا جس کو سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آ گیا۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے اس کو مکّہ (گھونسہ) مارا جس کی وجہ سے وہ قبطی مر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو دیکھا تو گھبرا کر کہنے لگے "یہ تو شیطانی کام ہے بیشک شیطان تو انسان کا کھلا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے۔" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس زجراً مارا تھا ان ارادہ قتل کا بالکل نہیں تھا۔[22]

وہ شہر کون سا تھا جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس شہر میں کافی زمانے کے بعد داخل ہوئے فرعون کے شہر میں یہ معاملہ پیش آیا اس بارے میں جلالین میں شہر کا نام "منف" بتایا گیا ہے۔[23]

اسکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے اس عمل پر فوری دعاء مغفرت کی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ-اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۔

عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے تو رب نے اُسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہنے لگے کہ اے پروردگار تونے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے تو میں بھی آئندہ کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا۔[24]

اس آیت مبارکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عاجزی وانکساری ظاہر ہو رہی ہے دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوئی معصیت نہیں ہوئی، کیونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبطی کو گھونسہ مارنا مقصد ظلم کو دور کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا مقصد تھا۔ اور دعاء مغفرت کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا تھا۔ اس کے بعد آئندہ کسی ایسے معاملہ میں الجھنے کے بارے میں اپنے پرودگار سے پناہ مانگی اور وعدہ کر لیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رات کشمکش میں گزاری کے کیا معاملہ ہوتا ہے صبح نتیجہ کے لحاظ سے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ-قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ۔ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَاۙ-قَالَ یٰمُوْسٰۤى اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ﳓ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ۔

پھر شہر میں ڈرتا انتظار کرتا ہوا صبح کو گیا پھر وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی اسے پکار رہا ہے، موسیٰ نے اس سے کہا کہ بے شک تو صریح گمراہ ہے۔ پھر جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑلیں تو وہ بول اٹھا کہ جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا اسی

طرح چاہتے ہو کہ تم مجھے بھی مار ڈالو۔ تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم وستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ صلح کرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔[25]

ان آیات مبارکہ میں دوسرے دن کے احوال کو بیان کیا گیا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دوسرے دن شہر گئے تو دیکھا وہی اسرائیلی دوسرے قبطی سے جھگڑ رہا ہے اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا تھا یہ وہی شخص ہے جس کی وجہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کی کوشش کی تو وہ شخص نے کہا اے: موسیٰ اب تمہیں بھی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے تم نے کل قتل کیا تھا، قبطی نے جب یہ بات سنی تو وہ فوراً فرعون کے دربار میں چلا گیا اور قتل کے بارے میں بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا ہے۔ فرعون نے اپنے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش کرنے اور قتل کرنے کا حکم دیا، اس وقت ایک شخص دربار میں ایسا تھا جس نے یہ سارا معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا اور شہر چھوڑ جانے مشورہ بھی دے دیا۔[26]

اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے:

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ۫ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۔

اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا بولا کہ اے موسیٰ اہل دربار تمہارے بارے میں مشورے کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

چنانچہ موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ خبر ملی کہ فرعون کے لوگ ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ جس شخص نے یہ خبر دی اور مشورہ دیا آپ یہاں سے نکل جائیں اس بارے میں غور وفکر کرنے کے بعد ہجرت کا ارادہ کر لیا۔ اب سفر کو شروع کرتے ہی اپنے رب سے ظالم لوگوں سے نجات اور سیدھے راستے کی دعاء بھی مانگتے ہوئے سفر پر نکل پڑے۔ اس کے بعد مدین کا سفر شروع ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام:

* حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی اس وقت میں ہوئی جب کہ بنی اسرائیل من حیث القوم ظلم وغلامی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔
* اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا انتظام بھی ان کے دشمن کے گھر میں فرمایا۔

* حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام و شجرہ نسب کے احوال معلوم ہوئے ہیں۔
* حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خوب قوت و شدت کیساتھ جوان ہوئے تو آنے والا واقعہ جو ان کو مصر سے مدین کی طرف ہجرت کرنے کا ذریعہ بنا اس بارے میں رہنمائی ملی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

1 ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، دار صادر، بیروت 1414ھ، مادہ، م، و، س

2 The jewish Encyclopedia, Publisher New York ,London Funks & Wagnall Company , vol 9, p56.

3 پولانو۔ ایچ، تالمود۔ اردو ترجمہ، سٹیفن بشیر، مکتبہ عنادیم، گوجرانوالہ 2010، ص88۔

4 سیوہاروی، حفیظ الرحمٰن، قصص القرآن مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، (ج1 ص264) مترجم مولانا عرفان، مدنیہ جدید لاہور

5 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، البدائیہ والنھائیہ، دار الفکر بیروت 1998، ، (ج1 ص237۔

6 النووی، محییی الدین یحییٰ بن شرف، تہذیب الاسماء واللغات۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت، (ج2 ص119)۔

7 کتاب مقدس، گنتی، 57:26۔ پیدائش 35:29۔

8 سیوہاروی، حفیظ الرحمٰن، قصص القرآن مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، (ج1 ص264) مترجم مولانا عرفان، مدنیہ جدید لاہور

9 دکتور شوقی ابو خلیل مترجم، حافظ محمد امین، اطلس القرآن (ص139) دار السلام عالمی ادارہ

10 القرآن 28:7

11 ایضاً 16:68–69

12 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، مترجم، مولانا محمد جوناگڑھی، تفسیر ابن کثیر (ج4 ص111) مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز غزنی سٹریٹ لاہور 2009۔

13 القرآن سورۃ طہ 20:38–39

14 ایضاً 28:8–9

15 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، مترجم حافظ عمران ایوب ، قصص الانبیاء، نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 2007ء (293)

16 القرطبی، محمد بن احمد، الجامع الاحکام القرآن، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، 1964، (ج13 ص254۔

17 القرآن 11:28

18 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، مترجم، مولانا محمد جوناگڑھی، تفسیر ابن کثیر (ج4 ص115) مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز غزنی سٹریٹ لاہور 2009۔

19 القرآن 14:28

20 جلال الدین محمد بن احمد المحلیؒ، جلال الدین عبالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، تفسیر جلالین (ج2 ص636) مکتبۃ البشریٰ کراتشی 2016ء

21 القرآن 15:28

22 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، مترجم، مولانا محمد جونا گڑھی، تفسیر ابن کثیر (ج4 ص115) مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز غزنی سٹریٹ لاہور 2009۔

23 جلال الدین محمد بن احمد المحلیؒ، جلال الدین عبالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، تفسیر جلالین (ج2 ص636) مکتبۃ البشریٰ کراتشی 2016ء۔

24 القرآن 16:28

25 ایضاً 19-18

26 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، مترجم، مولانا محمد جونا گڑھی، تفسیر ابن کثیر (ج4 ص116) مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز غزنی سٹریٹ لاہور 2009۔